ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱	۲۰-ماہ صلح ۱۳۲۲ش	۱۳-محرم الحرام ۱۳۶۲ھ	۲۰-ماہ جنوری ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹-صلح ۱۳۲۲ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی میں کچھ کمی ہے۔ لیکن کلی طور پر رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت نے ایک ماہ کی رخصت بیماری حاصل کی ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں۔ آپ کی جگہ خان بہادر مولوی ابوالہاشم خان صاحب چودھری کام کریں گے:۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی بیماری میں اب افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے:۔

افسوس ہے۔ کہ ابوعبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے بھائی حافظ غلام محمد صاحب سکنہ دھیر کے ضلع ...

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند ضروری ارشادات

جلسہ سالانہ ۱۳۲۱ہش ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۷ دسمبر ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر اپنی تقریر شروع کرنے سے پیشتر چند ضروری امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ چونکہ ان کا جلد شائع ہونا ضروری ہے اس لئے افادہ احباب کے لئے انہیں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

زنانہ جلسہ گاہ کے متعلق ہدایت

مجھے ابھی اس اعلان کے کرتے ہوئے (جو ایک گمشدہ لڑکے کے متعلق تھا) یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ گو اس دفعہ ڈبل مائکروفون لگا دیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی بچوں کے متعلق اعلان کرتے ہوئے یہ شبہ رہتا ہے کہ اعلان کی آواز زنانہ جلسہ گاہ میں پہونچی ہے۔ یا نہیں۔ میں اس بارہ میں ایک ترکیب بتا دیتا ہوں۔ جس سے یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ منتظمین کو چاہیئے کہ آئندہ عورتوں کے جلسہ گاہ میں ایک ہلکا سا جھنڈا لگا دیا کریں۔ تا کہ جب اس قسم کا کوئی اعلان کیا جائے۔ اور یہ معلوم کرنا ہو۔ کہ اس کی آواز انہیں پہونچی ہے یا نہیں۔ تو وہ سوال کرنے پر اپنے جھنڈے کو اونچا کر دیں۔ اس طرح ہمیں علم ہو جائے گا۔ کہ آواز ان تک پہونچ گئی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ لاؤڈ سپیکر میں کوئی نقص واقعہ ہو جاتا ہے۔ اور آواز عورتوں تک نہیں پہونچتی۔ اس بارہ میں بھی منتظمین کو ان سے بار بار پوچھتے رہنا چاہیئے۔ کہ آلہ خراب تو نہیں ہو گیا۔ اور اگر بعض دفعہ منتظمین نہ پوچھ سکیں تو ایسی صورت میں بھی وہ اپنے جھنڈے کے ذریعہ اطلاع دے سکتی ہیں:۔

ایک افسوسناک واقعہ

اس کے بعد میں ایک افسوسناک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کی کل ہی مجھے اطلاع ملی۔ اور جس واقعہ کا ذکر دو دنوں سے مختلف گروہوں میں ہو رہا تھا وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ مجھ سے بیان کیا گیا۔ کہ دارالبرکات کے ناظم صاحب نے کسی مہمان کو مارا ہے۔ رات کو مجھے اس واقعہ کی اطلاع ملی۔ اور میں نے اسی وقت میاں بشیر احمد صاحب کو اس غرض کے لئے مقرر کیا۔ کہ وہ اس امر کی تحقیق کر کے مجھے رپورٹ کریں۔ ابھی جلسہ گاہ کو آتے وقت مجھے اُن کی رپورٹ ملی ہے۔ عام طور پر یہ واقعہ اسی رنگ میں مشہور ہو رہا تھا۔ بلکہ مجھے وثوق کے ساتھ یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ مہمان کر تو ضلع شیخوپورہ کے ہیں۔ مگر رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ وہ جسے مارا گیا ہے۔ قادیان کا ہی ایک لڑکا ہے۔ ابھی میں اس واقعہ کی تفصیل بھی بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس لڑکے کا بیان ابھی تک نہیں لیا گیا۔ بہرحال قادیان کا ایک لڑکا تھا۔ جو کسی مہمان کے لئے کھانا لینے آیا۔ یا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا لینے آیا۔ کیونکہ بعض کمزور لوگ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اس رنگ میں کچھ فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے دوسروں لوگوں کی صفوں کو چیر کر اپنے آپ کو آگے کرنا چاہا۔ جب بعض نے اسے روکا۔ اور صبر کی تلقین کی۔ کہ ابھی باری پر کھانا مل جائے گا۔ تو اس نے گالیاں دیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ گندی گالیاں تھیں۔ اس پر ناظم صاحب نے اسے چند تھپڑ لگا دیئے۔ وہ کہتے ہیں مجھے بحیثیت ناظم ہونے کے اور بحیثیت خدام الاحمدیہ کا زعیم ہونے کے اس کو تھپڑ مارنے کا حق تھا۔ اور میرے لئے ضروری تھا۔ کہ اس کے اخلاقی جرم کی اُسے سزا دیتا۔ ان کے نزدیک اس وجہ سے یہ امر نظرانداز کرنے کے قابل ہے۔ اس امر کے متعلق تو بعد میں غور کیا جائے گا۔ کہ خدام الاحمدیہ کے قواعد اس قسم کی فوری سزا کی اجازت دیتے ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ناظم اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ کہ وہ باہر کے لوگوں کے سامنے قادیان کے لوگوں کا اچھا نمونہ پیش کرے۔ اگر واقعہ میں اُس لڑکے نے کوئی فحش گالی دی تھی۔ تو ناظم کی حیثیت سے اُن کا قادیان کے کسی لڑکے کو معمولی سزا دینا جُرم نہیں ہو سکتا۔ پس وہ بات جو لوگوں میں پھیلی گئی تھی۔ بالکل غلط ہے۔ بہرحال اصل واقعہ کی تحقیقات تو بعد میں ہوگی۔ اور جو مناسب کارروائی ہوگی۔ کی جائے گی۔ میں اس وقت اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے معاملات میں باہر کے دوستوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قادیان میں ہمارا انتظام خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ پختہ ہے۔ یہاں خدام الاحمدیہ جہاں تک حکومت اُن کو اجازت دیتی ہے۔ نوجوانوں کی آزادی پر تصرف کرتے ہیں جرم سرزد ہونے پر انہیں سزائیں دیتے ہیں۔ انہیں معمولی سزا بھی دے لیتے ہیں۔ پہرے پر مقرر کرتے ہیں۔ بوجھ اٹھواتے ہیں۔ اور اسی طرح کی کئی اور اصلاحی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ باہر سے آنے والوں کو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے سو جب قادیان کے کسی لڑکے کو کسی جرم پر افسر کی طرف سے سزا دی جاتی ہے۔ تو وہ خیال کر لیتے ہیں کہ شاید یہ کسی مہمان سے کیا جا رہا ہے۔ جب بیرونی جماعتوں میں بھی خدام الاحمدیہ منظم ہو جائیں گے۔ تو باہر بھی ہر حلقہ کے قائد خدام کو اخلاقی جرم سرزد ہونے پر سزا دے لیں گے۔ اور اس وقت انہیں قادیان میں اس قسم کی سزاؤں کا ملنا کوئی عجیب بات نظر نہیں آئے گی۔ اس وقت انہیں واقعہ میں یہ باتیں عجیب معلوم ہوتی ہیں۔ شروع شروع میں تو لوگ زیادہ شور مچاتے تھے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سمجھ گئے ہیں۔ چنانچہ بچے اگر غلطی کریں۔ تو بچوں کا نظام خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اور ان کے ماں باپ شکایت نہیں کرتے:۔

کتاب "مرکز احمدیت"

میں تقریر شروع کرنے سے پہلے بعض کتب کے متعلق بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک کتاب "مرکز احمدیت" شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے لکھی ہے۔ میں ابھی اسے پڑھ نہیں سکا۔ صرف ایک سرسری نظر میں نے اس کے مضامین پر ڈالی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ

اس میں بہت سے مفید معلومات قادیان اور سلسلہ کے متعلق جمع کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت بھی میں نے اس کی نہیں دیکھی۔ مگر اس تنگی کے زمانہ میں انہوں نے اچھے موٹے کاغذ پر خوشخط کتاب چھپوائی ہے۔ جو دوست باہر کی دنیا کو قادیان اور سلسلہ کے حالات سے روشناس کرانا چاہیں اور ان کی یہ بھی خواہش ہو کہ لمبے مضامین نہ ہوں۔ بلکہ ایک مختصر کتاب میں جماعت کے کام اور مرکز کی خصوصیات کا ذکر ہو۔ تاکہ اسے خرید کر لوگوں کو اس کے مطالعہ کی تحریک کی جا‌ئے تو ایسے دوستوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے ؛

تحریک جدید کی شائع کردہ کتب

سلسلہ کی کتب جو تحریک جدید کی طرف سے شائع کی گئی ہیں (سوائے تفسیر کبیر کے کہ وہ ختم ہو چکی ہے۔ گو بعض لوگ اپنی طرف سے فروخت کر رہے ہیں) وہ بھی جن دوستوں کو توفیق ہو خریدنی چاہئیں۔ کیونکہ اس رنگ میں بھی وہ سلسلہ اور اسلام کی مدد کر سکتے ہیں۔ تفسیر کبیر جلد سوم کو میں نے مستثنیٰ کیا ہے۔ کیونکہ اب وہ تحریک کے پاس نہیں ؛

تفسیر کبیر کی کمیابی

ہاں مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہی تفسیر کبیر جس کی پانچ اور چھ روپے قیمت رکھنے پر دوست جھگڑا کیا کرتے تھے۔ اب دس دس چودہ چودہ پندرہ پندرہ روپے میں بک رہی ہے۔ بلکہ بعض لوگ جن کے پاس اس کتاب کے اب صرف دو چار نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اب ہم آئندہ یہ کتاب پچاس پچاس ساٹھ بلکہ سو سو روپیہ پر فروخت کریں گے۔ اور لینے والے اس قیمت پر بھی لے لیں گے۔ ابھی میرے پاس بعض دوست آئے تھے۔ انہوں نے تفسیر کبیر کا ذکر کیا۔ میں نے کہا میرے پاس تو نہیں لیکن فلاں شخص کے پاس ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ وہ دس روپے میں ایک جلد دیتا ہے۔ کہنے لگے دس روپوں کا کیا ہے ہم دے دیں گے۔ اگر دوست وقت پر کتاب خرید لیتے تو اس پریشانی سے بچ جاتے۔ مگر اب روپے خرچ کرنے کے باوجود سب کو یہ کتاب نہیں مل سکتی۔ پس آئندہ جلد کے بارہ میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر

خدام الاحمدیہ نے بھی اس دفعہ کچھ لٹریچر خدام

کے لئے چھپوایا ہے۔ اور گو وہ خدام کے لئے ہے لیکن بڑی عمر کے لوگوں کے بھی کام آسکتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس لٹریچر کو بھی پڑھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں ؛

رسالہ "فرقان"

رسالہ "فرقان" پیغامیوں کے لئے جاری کیا گیا ہے اور اس وقت تک اس کے جتنے پرچے شائع ہوئے ہیں سوائے ایک کے جو اپنے معیار سے کم تھا۔ اچھے اور مفید مضامین پر مشتمل رہے ہیں۔ اس کی خریداری کی طرف بھی میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں مگر صرف اپنے لئے نہیں۔ بلکہ اس رنگ میں کہ رسالہ پڑھا۔ اور پھر کسی پیغامی کو دے دیا۔ میری تجویز یہ ہے کہ دو تین سال تک مسلسل پیغامیوں کے مقابلہ میں یہ رسالہ شائع ہوتا رہے۔ اس کی قیمت پہلے ایک روپیہ تھی۔ مگر اب ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ اور یہ قیمت بھی بہت کم ہے۔ آجکل گرانی کا زمانہ ہے۔ جس میں اتنی قلیل قیمت پر کوئی رسالہ نہیں چل سکتا۔ مگر چونکہ اس کا سب کام آنریری ہوتا ہے۔ ایڈیٹر اور منیجر وغیرہ آنریری طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس کی جس قدر آمد ہوتی ہے۔ وہ رسالہ پر ہی خرچ کر دی جاتی ہے۔ اگر صاحب توفیق دوست اس بارہ میں رسالہ کی مدد کریں۔ تو یقیناً یہ امر ثواب کا موجب ہے۔ اس ذریعہ سے اگر غیر مبایع دوستوں کا کچھ طبقہ جس میں بعض وہ لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سلسلہ کی خدمت کی ہے واپس آجائے۔ اور پھر بیعت میں شامل ہو جائے۔ تو یہ امر ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا موجب ہوگا۔

تقریر سننے کے متعلق ہدایت

آج جو مضمون میں شروع کرنے لگا ہوں اس کے

متعلق میرا ارادہ تو یہی ہے۔ کہ جلدی ختم کر دوں۔ مگر میری آواز کسی قدر بیٹھی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ رات کو مجھے شدید زکام ہو کر نزلہ سینہ پر گرتا رہا۔ اور آواز بیٹھ گئی۔ اس لئے ممکن ہے میری آواز دوستوں تک صحیح طور پر نہ پہونچ سکے۔ گذشتہ تجربہ تو یہی بتاتا ہے۔ کہ تقریر شروع ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آواز صاف ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور تمام دوستوں کو پوری طرح پہونچ جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی چونکہ مجھے

رات سے یہ تکلیف ہے۔ اس لئے گو اللہ تعالیٰ سے میں یہی امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے فضل سے میں اپنے فرض کو پوری طرح ادا کر سکوں گا۔ تاہم اگر دوستوں کو آواز نہ پہونچے۔ تو ممکن ہے اس میں آلہ نشر الصوت کا قصور نہ ہو۔ بلکہ میری آواز کا ہی قصور ہو۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے جب انہیں آواز نہ پہونچے تو مجھے بتا دیں۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ آواز اپنی پوری طاقت سے دوستوں تک پہونچاتا رہوں۔

مہاراجہ جام صاحب آف نوانگر کی طرف سے پیغام تعزیت کا جواب

لنڈن ۱۵ جنوری۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی طرف سے حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوا ہے مہاراجہ جام صاحب آف نوانگر کو ان کے والد کی وفات پر ہمدردی کا تار ارسال کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں مہاراجہ صاحب موصوف نے مجھے تار دیا ہے کہ اس ہمدردانہ پیغام پر انگلستان کی جماعت احمدیہ کا دلی شکریہ ادا کیا جائے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے تمام [illegible] یا در حقیقت پیارے ہے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں ؛

خاکسار: مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اخبار احمدیہ

سنہری زیور۔ مجھے جلسہ سالانہ کے دنوں میں مسجد مبارک کے نیچے ظہر کے وقت سونے کی ایک چیز ملی ہے۔ جس میں صرف دو ماشہ سونا قیمتی گیارہ روپے آٹھ آنے ہے۔ جن صاحب کی ہو۔ وہ اس چیز کا نام وغیرہ بتا کر مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ خاکسار مرزا مسعود احمد دار البرکات قادیان

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) میاں محمد لطیف صاحب رائل ایر فورس رسالپور سے رانچی تبدیل ہو گئے ہیں۔ احباب سے ملتجی دعا ہیں (۲) ڈاکٹر حبیب اللہ خانصاحب افریقہ سے واپس آ رہے ہیں۔ (۳) عبد السمیع صاحب انبالوی کے بھائی عبد المتین بعارضہ چیچک شدید بیمار ہیں (۴) اہلیہ صاحبہ ملک فضل حسین صاحب قادیان بیمار ہیں (۵) جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ سب کی صحت و خیریت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح:۔ میری لڑکی سعیدہ فرحت کا نکاح مبلغ ..۔ روپیہ مہر پر عزیز عبد الرؤف صاحب پوسٹل کلرک ملتان کے ساتھ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۲ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا اور ماسٹر [illegible] سلسلہ [illegible] خاکسار غلام [illegible] مولوی [illegible] ملتان ؛

الہام اور عقل

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ ایک علمی صداقت یہ ہے۔ کہ انسان کی عقل بغیر الہام الٰہی کے اکیلی انسان کی ہدایت کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ جس طرح انسان کی آنکھ بغیر آفتاب کی روشنی کے اپنا کام نہیں کر سکتی۔ اسی طرح طبعی عقل بھی اکیلی قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتی ہے۔ اور اسی وقت اعلیٰ اور عمدہ پیمانہ پر صحیح کام کرتی ہے۔ جب وحی و الہام کی روشنی بھی اس کے ساتھ ہو ؛

بے کار ہیں یہ آنکھ کی سب طاقتیں مری
الہام کی مدد کے سوا بھی اسی طرح

جب تک کہ آفتاب نہ دے اسکو روشنی
اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

52

تاریخ سلسلہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اوراق پارینہ کا مطالعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ کی خریداری کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی بعض تحریکات ایک گزشتہ پرچہ میں دی جاچکی ہیں۔ اس سلسلہ کی دوسری قسط درج ذیل ہے۔ احباب پڑھ چکے ہیں۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب نے حضور علیہ السلام کو یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ مسلم رؤسا کو خریداری کی تحریک کریں۔ مندرجہ ذیل اقتباس سے احباب کو علم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک کا جواب ان رؤسا اسلام کی طرف سے کیا دیا گیا۔ اس سے یہی معلوم ہوسکتا ہے کہ اس وقت کے مسلمانوں کی دینی حمیت کا کیا حال تھا۔ اور اشاعت اسلام کے لئے ایک علیحدہ جماعت کے قیام کی کتنی ضرورت تھی۔ جو کہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے آمادہ رہے ٭

خاکسار۔ ملک فضل حسین احمدی مہاجر

(۵)

کتاب براہین احمدیہ کی جلد دوم کا ٹائٹیل پیج دیکھ کر اس قسم کی وحشت انگیز خبر نظر سے گزری ہے کہ وہ کتاب جو تین سو عقلی براہین حقانیت قرآن و نبوت محمدیہ ضمن میں رکھتی ہے۔ اور اپنا صدق و غلبہ اس زور سے دکھا رہی ہے کہ بصورت مغلوبیت دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ نیز مسلمانوں کی عدم توجہی سے معرض تعویق میں ہے ٭

اس کے مصنف مجتبیٰ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور نے اس کتاب کی ڈیڑھ سو جلد بڑے بڑے رؤسا اسلام کے پاس ارسال فرمائی۔ اور ساتھ اس کے بذریعہ خط آدھ آنہ کا ٹکٹ ارسال فرما کر سب صاحبوں سے یہ درخواست کی۔ کہ اگر بنظر اشاعت دین و حمایت نبوت سید المرسلین اس کی خریداری منظور ہو۔ تو زر قیمت پیشگی عطا فرمائیں۔ ورنہ یہی ٹکٹ جو ارسال خدمت ہے۔ اس کتاب پر چسپاں فرما کر واپس کریں۔ مگر ان ڈیڑھ سو رؤسا میں سے بجز ایک دو کس اہل ہمت کے کسی نے خریداری کتاب تو کیا خط کا جواب تک نہیں دیا۔ اور نہ اصل کتاب کو واپس کیا ہے۔ شاید آدھ آنہ کے ٹکٹ کو غنیمت سمجھ کر اور کار خیر میں لگا دیا ہوگا۔ اور کتاب کو ذخیرہ ردیات میں داخل کیا ہوگا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مسلمانوں کا یہی حال رہے گا تو خدانخواستہ باشد بہت جلد وہ وقت آجائے گا۔ کہ قرآن اور اسلام کا نام کوئی نہ لے گا۔ اور دین عیسائی یا دہریہ پن کا عام چرچا ہو جائے گا۔ اللھم احفظنا عن ذالک ولا تربنا ماھنالک واقبضنا الیک غیر مفتونین قبل ذالک

مسلمانان اہل فضل اب بھی اس بات کو سنبھالیں۔ اور پنبہ غفلت کان سے نکالیں۔ اور دین اور معاد میں دین کی اعانت فرض سمجھ کر اور نہیں تو عشر عشیر ہی اپنے مصارف ذاتی سے نکال کر دینی کاموں میں صرف کریں۔ پس اس کتاب براہین احمدیہ کی طرف بھی توجہ کریں۔

جن رؤسا و امرا کے پاس اس کی جلدیں پہونچی ہیں وہ ارسال قیمت یا واپسی کتاب میں تساہل نہ کریں۔ ان کے سوا عام اہل وسعت بھی اس کی خریداری میں اپنی ہمتوں کو بڑھاویں۔ (اشاعت السنۃ جلد ۴ نمبر ۱ - ۲ جنوری فروری ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴ - ۱۵)

(۶)

اعلان

کتاب براہین احمدیہ کے چھپنے میں مہتمم مطبع کی بعض مجبوریوں کے سبب توقف ہو گیا ہے۔ اب مہتمم مطبع نے بتاکید وعدہ دیا ہے۔ کہ حصہ سوم کو بہت جلد چھاپ کر تیار کرتا ہوں۔ پس ناظرین و خریداران اصطبار فرمائیں اور عفو کو کام میں لاویں۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور (اشاعت السنۃ جلد ۴ نمبر ۶ جون ۱۸۸۱ء)

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نیک کام پر "آنی عزم" گناہوں کا کفارہ ہے

بہت سی احادیث ہم ایسی پڑھتے ہیں۔ کہ معمولی معمولی نیکی مثلاً دو نفل ہی خالصۃً للہ پڑھنے سے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ اس سے بظاہر ایک قسم کا اشکال پیدا ہوتا ہے لیکن انسانی عادات کی مثال تختی کی ہے۔ جیسے تختی کو دھو کر صاف کر دیا جاتا ہے۔ ویسے ہی انسان جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور یہ مصمم عزم کر کے حاضر ہوتا ہے۔ اور اس کی درگاہ میں سر بسجود ہو کر اقرار کرتا ہے۔ کہ اس کے بعد میں کسی برے کام کے نزدیک نہ جاؤں گا۔ تو خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور یہ آنی خیال اور عزم و فیصلہ دین کے معاملہ میں مختص نہیں۔ بلکہ دنیاوی امور میں بھی پایا جاتا ہے۔ تم اخباروں میں پڑھتے ہو۔ کہ فلاں محکمہ دو سال تک ایک سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر سوچتا رہا۔ بسا اوقات آخری اعلان ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ اس سکیم کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ یا بالکل ہی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص دوسرے کو دس سال تک قتل کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ لیکن یکدم ایک آنی خیال کے زیر اثر اگر وہ اپنے اس بد ارادہ سے توبہ کرتا ہے۔ اسی طرح گناہ اور نیکی کی مثال ہے ایک شخص اپنی والدہ کے ساتھ چھ ماہ تک نیکی کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ چندہ وغیرہ کی ادائیگی کا عزم کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے آنی خیال کی وجہ سے وہ یکدم ان نیک باتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ غرض انسانی طبیعت کا میلان اس طرح ہے۔ کہ بعض اوقات آنی عزم و فیصلہ سے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس طرح بعض اوقات وہ نیکی سے بھی اس آنی عزم کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ انسان کے آنی فیصلہ سے برسوں کی کارگزاری پر اہم اثر پڑتا ہے۔ اس کی مثال عالم روحانیت میں پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ احادیث میں پڑھتے ہیں۔ کہ وضو کر کے جو شخص دو نفل ادا کرے خالصۃً للہ یعنی اپنے نفس کے خیالات میں نہ الجھے۔ تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو گئی۔

آداب مجلس

انسانی زندگی کے رات دن کے مشاغل مثلاً رہنے سہنے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے۔ بوسنے۔ چالنے وغیرہ کے وہ تمام عمدہ قواعد جو ایک متمدن زندگی کے اجزاء ضروریہ ہیں۔ آداب کہلاتے ہیں۔ ان آداب کی پابندی و عدم پابندی کی بدولت ایک وحشی اور متمدن آدمی میں امتیاز ہوتا ہے۔ اور ان آداب میں خوبی و لطافت کو ملحوظ رکھنا حسن آداب ہے۔ اس کی پابندی سے اجتماعی اور معاشرتی امور میں خوشگواری پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان مہذب شائستہ اور باوقار و باتمیز اور اخلاق حسنہ سے متصف ہوتا ہے۔ مذہب اسلام کی عبادات کی سرتاج نماز ہے جو کہ اجتماعی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ لوگ آداب مجلس کو برقرار رکھیں۔ مثلاً مساجد میں بعد کے آنے والے نمازیوں کے لئے یہ سزاوار نہیں۔ کہ وہ لوگوں کو روندتے ہوئے اگلی صف میں پہونچنے کی کوشش کریں۔ جمعہ کی نماز میں یہ نقص خاص طور سے دیکھنے میں آتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "تخطی رقاب" یعنی دوسروں کی گردنوں کو روند کر اور زیر قدم لاکر آگے بڑھنے سے خاص طور پر منع فرمایا ہے۔ اسی طرح مجالس میں مثلاً خطبات۔ عیدین جمعہ وغیرہ جہاں پر دینی امور کے متعلق آگاہی دی جارہی ہو۔ خاموشی اور متانت کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے اکثر لوگ خطبہ سے پہلے بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ خوب زور کے ساتھ دنیاوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے سخت منع فرمایا ہے۔ اور اس قدر سختی برتی ہے۔ کہ بولنا تو کجا کسی دوسرے کو بول کر خاموش کرانا بھی لغو حرکت بیان فرمائی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے کو خاموش ہونے کے لئے آواز دی کہا تو آپ نے فرمایا فقد لغوت۔ تو نے کیسی لغو حرکت کی ہے۔ چاہیئے تھا۔ کہ اشارہ سے منع کر دیتے۔ اسی طرح جلسوں وغیرہ میں مقرر کی تقریر کے دوران میں بعض لوگ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ تمام باتیں آداب و تہذیب کی ضد ہیں۔ اور صحابہ ان سے کنارہ کش رہتے تھے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں آخری خطبہ کے لئے تشریف لائے۔ تو آپ نے ایک صحابی جریرؓ نامی سے فرمایا۔ کہ لوگوں کو خاموش کرا دو۔ انہوں نے اونچی آواز سے خاموش کرا دیا۔ جریرؓ کہتے ہیں۔ کہ لوگ بالکل ساکت ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات کی طرف متوجہ تھے اور اس وقت مجمع میں اس قدر خاموشی طاری تھی۔ کہ ہر شخص اپنی جگہ پر ایک بت کی شکل میں کھڑا تھا۔ اور میری اپنی یہ حالت تھی۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی نکیل پکڑے کھڑا تھا۔ اور اس کی رال ٹپک ٹپک کر میرے شانوں پر گر رہی تھی لیکن میں وہاں سے اس وقت تک نہ ہلا جلا۔ جب تک کہ

خوراک میں سادگی ——— اور ——— بعض مفید غذائیں

دنیا میں چھا جانے والی قوموں اور ترقی کرنے والی جماعتوں کی خوراک اور بودو باش کی عادتیں ہمیشہ سادہ اور تکلفات سے مبرا ہوتی ہیں۔

قرنِ اولیٰ کے مسلمانوں نے جب کسریٰ کا تختہ الٹ دیا۔ اور اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ متمدن و ترقی یافتہ ملک ایران کو فتح کر لیا۔ تو وہاں کے لوگوں کی غذا میں میدہ کی سفید سفید پتلی چپاتیاں دیکھ کر تعجب سے پوچھنے لگے کہ ماھذا الرقاع البیض یعنی یہ سفید سفید ٹکڑے کیا ہیں؟ میدہ کی چپاتی کھانا تو الگ رہا۔ فاتحین ایران اس کی شکل تک سے روشناس نہ تھے کھجوریں۔ ستو۔ اونٹنی کا دودھ۔ موٹے یا چھنے ہوئے آٹا کی روٹی اور گوشت ان کی غذا تھی۔ یہ لوگ نیم فاقہ کشی کے عادی بن چکے تھے۔ اور غذا ان کے لئے حقیقی ضرورت کی چیز تھی نہ کہ زبان کے چٹخارہ اور شوق کے لئے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

اس کے برخلاف "مہذب" ایرانی طرح طرح کے کھانوں۔ شرابوں اور زبان کے چٹخاروں سے رات دن لذت اندوز ہوتے تھے۔ اگر آپ ان فاتحین اور مفتوحین کی خوراک پر ہی گہری نظر ڈالیں تو "عروج و جہانبانی" اور "زوال و غلامی" کا سارا فلسفہ آپ کی نظروں کے سامنے آجائیگا۔ یہی باعث ہے کہ تحریک جدید میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ایک سالن کی پابندی جماعت پر عاید فرما چکے ہیں۔ اور اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور نے خوراک۔ لباس اور بود و باش میں سادگی پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے زوال کے بعد مگر اب تک بھی معمولی رئیسوں کے دسترخوانوں پر بیک وقت بیسوں قسم کے لذیذ کھانے چنے جاتے ہیں۔ جس زمانہ میں مغربی قومیں ریل گاڑیاں موٹریں۔ تار بے تار برقی اور سینکڑوں دیگر کایا پلٹ ایجادیں کرنے میں مصروف تھیں۔ یہاں ہندوستان میں "مغیر بالیس" "سوورقی پلاؤ" "بریانی" "فرنی" "بادام" "اور نفیس سے نفیس "باقوتیاں" عدم سے وجود میں لانے کی سرگرم کوششیں جاری تھیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ہماری غذائیں اور ہماری دوائیں تمام تکلفات اور چٹخاروں سے پاک و مبرا ہونی چاہئیں اگر ہم توجہ اور سمجھ سے کام لیں۔ تو معمولی معمولی اشیاء سے عظیم الشان فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مضمون ہذا کے ذریعہ میں ناظرین الفضل کی توجہ تین سبزیوں کی طرف دلانی چاہتا ہوں۔ جو بیحد مفید اور اس موسم میں ہر جگہ بہت ارزاں میسر آسکتی ہیں۔ اور انہیں بآسانی نوکر بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ساگ

سرسوں۔ چولائی۔ پالک۔ سبز شلغم و دوسری ترکاریوں کے اوپر کے نرم پتے سب اس میں شامل ہیں۔ سبز پتوں کے ساگ میں "فولاد" کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو خون کے سرخ ذرات بنانے میں اکسیر صفت ثابت ہوتا ہے۔ اور انیمیا کمی خون تاؤ بجس وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔ ان ساگوں میں وٹامنز اے۔ بی اور سی بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ وٹامنز ہمارے اعصاب کو طاقت دینے۔ قوت ہاضمہ بڑھانے۔ زخموں کو اچھا کرنے۔ اور متعدی امراض سے محفوظ رہنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں۔ سرسوں کے ساگ میں گندھک بھی کافی ہوتی ہے جو جلدی امراض میں بہت نافع ہے۔ ساگوں کو صرف اتنے ہی پانی میں ابالنا چاہئے جو ان میں جذب ہو جائے۔ اور زیادہ دیر تک پکانا بھی نہیں چاہئے۔ جو پتے نرم لطیف اور ہرے بھرے ہوں۔ ان کو کچے بطور سلاد کھانے کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔ ہر قسم کے سبز پتے دودھ کا بدل ثابت ہوتے ہیں۔ اور دودھ کی طرح ساگ بھی ہمارے لئے کیلسیم یعنی چونہ بہم پہنچانے کا ایک خزانہ بن سکتے ہیں۔

گاجر

ہم ہندوستانیوں کی غذا میں وٹامن اے کی بالعموم کمی ہوتی ہے۔ اس نقص کو گاجر کے ذریعہ بخوبی دور کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ گاجر میں زرد نباتاتی رنگ کا "کیروٹین" کافی ہوتا ہے۔ جو وٹامن کا بدل مانا گیا ہے۔ جو غریب لوگ دودھ اور کاڈ لیور آئل (روغن ماہی) خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے گاجر سے وہی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

ہر شخص کے جسم کے لئے کیلسیم یعنی چونہ کی ہر روز ضرورت ہوتی ہے۔ اور گاجر میں یہ چیز با افراط ملتی ہے کچی نرم گاجر کا عرق نکال کر چوسنہ یا مالٹا وغیرہ کے رس میں ملا کر پینا از حد مفرح مقوی اور غذائیت بخش ثابت ہوتا ہے۔ یہ جسم کی ہیجانی کیفیت دور کرنے اور طبیعت میں سکون پیدا کرنے کے لئے بیش بہا چیز ہے۔ بہت سے طریقوں سے اس مفید ترکاری کا استعمال کر کے اس موسم میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

ٹماٹر

یہ مفید ترکاری روز بروز مقبول ہو رہی ہے ٹماٹر میں وٹامن بی اور سی بکثرت پایا جاتا ہے پوٹاسیم۔ سوڈیم کیلسیم اور لوہا وغیرہ ضروری نمکیات بھی اس میں خاصی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ ماہرین غذا نے ثابت کیا ہے۔ کہ چار سے چھ اونس تک تازہ ٹماٹر یا ڈیڑھ اونس خشک ٹماٹر استعمال کر لیا جائے۔ تو وٹامن اے کی غرض سے مکھن کھانے کی حاجت باقی نہیں رہتی۔

ٹماٹر کا رس خالی یا دوسرے رسوں کے ہمراہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینے سے بچوں کی نشوونما میں نمایاں ترقی ہوتی ہے۔

سلاد کی شکل میں ٹماٹر۔ پیاز وغیرہ کے ہمراہ تراش کر کھانا کئی رنگ میں نافع اور مشتہی ثابت ہوتا ہے۔

علم غذا کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنے کیلئے ناظرین کے لئے "ہیلتھ فل ڈائیٹ فار انڈینز" مصنفہ ڈاکٹر ایچ سی مینکل ایم ڈی کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا

خاکسار۔ عبدالقیوم خاں سفیر تجارتی احمدیہ بلڈنگ گجرانوالہ

تحریک جدید سال نہم کے جہاد میں شامل ہونے میں دیر نہ کریں

تحریک جدید سال نہم کی قربانیوں میں شامل ہونے کی خواہش اور تڑپ رکھنے والے ہر احمدی کو معلوم رہنا چاہئے۔ کہ وہ "خطوط جو ۱۳ جنوری کو جیسے کے باکیم فروری کی ان پر مہر ہو گی۔ ان کے وعدوں کو منظور کر لیا جائے گا۔ لیکن اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔" پس وہ جو ابھی وعدہ نہیں کر سکے۔ خواہ کوئی جماعت ہو یا براہ راست وعدہ کرنے والے افراد۔ انہیں جلد سے جلد اس نیکی میں حصہ لینا چاہئے۔ تا آخری تاریخ کو وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی نہ ہوں۔ حضور ایدہ اللہ فرما چکے ہیں:۔ "میں اس امر پر پھر زور دینا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت کو چاہئے وہ خصوصیت سے تحریک جدید کے ان آخری سالوں میں زیادہ سے زیادہ قربانی کرے۔ میں جانتا ہوں کہ بعض دوست ایسے ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں جنہوں نے اس رنگ میں نمایاں قربانی نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوستوں کی ایک ایسی تعداد ہے جن کے وعدے ان کی آمدنیوں کے مطابق نہیں۔ ان دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی آمدنیوں کے مطابق یا قربانی کی حد تک وعدے کریں گے"

پس وہ لوگ جو وعدہ کر چکے ہیں۔ مگر ان کی قربانی کی رفتار ان کی آمد کے مطابق نہیں۔ وہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ اور وہ لوگ جو وعدے کرنے والے ہیں انہیں زیادہ چست ہو جانا چاہئے۔ کہ کہیں ان کی سستی اس عظیم تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ کر دے۔ وہ وعدوں کی آخری تاریخ ۷ ہے

آپ کا خریداری نمبر دفتر کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے
لہذا
خط و کتابت کے وقت اس کا ضرور حوالہ دیں۔ منیجر

ہندوستان کو ماہر کاریگروں کی بہت بڑی تعداد چاہیئے۔ محض جنگ کے زمانہ میں ہی نہیں۔ بلکہ جنگ کے بعد بھی۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی کا دارومدار انہی تربیت یافتہ اور ماہر کاریگروں کی کثرت پر ہوگا۔

فن اور ہنر جاننے والا کبھی بے روزگار نہیں رہ سکتا۔

حکومت ہند (محکمہ لیبر) کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم کے ماتحت آپ سرکاری خرچ پر اپنے لڑکے کو مفت فنی تعلیم دلوا سکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب تک وہ کام سیکھیگا اُسے ہر مہینے سرکاری وظیفہ بھی ملیگا۔

ہر میٹرک پاس کو ۲۹ روپے ۱۳ روپے ماہوار تک اور میٹرک سے کم درجہ کی تعلیم والے کو ۲۴ روپے سے ۲۶ روپے ماہوار تک وظیفہ ملتا ہے۔ اس سکیم میں ۱۸ سال سے ۴۰ سال کی عمر کا ہر پڑھا لکھا آدمی شامل ہو سکتا ہے۔ کام سکھلانے کے لئے ماہر اور تجربہ کار ہندوستانی اور انگریز کاریگر مقرر ہیں۔ چند مہینوں کی باقاعدہ ٹریننگ سے مندرجہ فنون میں سے اپنی پسند کے مطابق جو بھی فن چاہے سیکھ سکتا ہے۔ امتحان پاس کرنے پر اسے سول فیکٹریوں یا سامان جنگ تیار کرنے کے کارخانوں میں معقول ملازمت مل جائیگی۔ اگر وہ بحری۔ بری یا ہوائی افواج میں بطور کاریگر چن لیا جائے۔ تو تنخواہ بھی زیادہ دی جائیگی۔ اور ترقی کے مواقع بھی زیادہ ہونگے۔ ان فنون میں سے کوئی بھی فن سیکھ کر وہ ساری عمر اچھی آمدنی اور باعزت روزگار حاصل کر سکیگا۔

میٹرک پاس نوجوانوں کو جو سروئیر۔ ڈرافٹسمین۔ انسٹرومنٹ میکینک۔ ریڈیو میکینک یا وائرلس آپریٹر کا کام سیکھیں۔ ۵۰ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔

ہندوستان کو زیادہ کاریگروں کی ضرورت ہے

ان فنون میں سے کوئی بھی فن سیکھ کر وہ ساری عمر اچھی آمدنی اور باعزت روزگار حاصل کر سکیگا۔

فنون کی فہرست

آرمیچر وائنڈر
لوہار
بائلر اٹینڈنٹ
بائلر میکر
راج
بڑھئی
ڈرافٹسمین
ڈرلر
الکٹریشن
انجن آرنفسر
الکٹریکل فٹر
انجن ڈرائیور (ڈیل)
انجن ڈرائیور (بھاپ)
فٹر
گرائنڈر
انسٹرومنٹ میکینک
لائیسنس مین
مشینسٹ
مستری
مل رائٹ
مولڈر
پینٹر
پیٹرن میکر
پلمبر
ریڈیو میکینک
ریویٹر
رولر ڈرائیور
سروئیر
تانبہ و ٹین ساز
ٹکسٹائل ریفٹر
ٹول میکر
ٹرنر
اپہولسٹرر
والکنئز
ویلڈر
وائرلس آپریٹر
وائرمین

آپ اپنے لڑکے کو فوراً داخل کرا کے اس کے مستقبل کی فکر سے آزاد ہو سکتے ہیں
مزید تفصیل اور داخلے کا فارم اس پتہ پر کارڈ لکھ کر حاصل کیجئے

لاہور:
دی پراونشل پبلسٹی آفیسر سیکشن ۳۴ ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم بلدیو منشن ایبٹ روڈ لاہور

پشاور:
دی سکرٹری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سیکشن ۳۴) صوبہ سرحد پشاور

حکومت ہند (محکمہ لیبر) ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم

JOB. NO. CPU 95 SIZE 13x3 COLS.

اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے "حب اٹھرا" رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل کورس گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

دواخانہ معین الصحت قادیان

امید ہے۔ اب تو طبیہ عجائب گھر کو روشناس کرانے کی زیادہ ضرورت نہیں۔ اس کی ادویہ اپنی مثال آپ ہیں

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولادِ نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کو شروع ہی سے دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام **"ہمدرد نسواں"** ہے دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۱۰ جنوری۔ ... کے طیاروں نے دن کیوقت برما میں اراکان کے علاقہ پر چھاپے مارے بہت سے لوگ ہلاک و مجروح ہوئے۔ دشمن کے دو چھوٹے شہروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ جاپانی افسروں کی ایک موٹر برباد کر دی گئی۔ تانگو میں بھی جو رنگون کے اڈے سے ڈیڑھ سو میل جانب شمال ہے کامیاب حملہ کیا گیا۔ اور ہوائی اڈہ کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ ہمارے سب ہوائی جہاز سلامت واپس آ گئے۔ دشمن کے چند طیاروں نے چٹاگاؤں کے علاقہ پر تھوڑی دیر کیلئے حملہ کیا۔ نقصان بہت معمولی ہوا۔ چند ایک آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ گذشتہ شب برطانوی طیاروں نے برلین پر زبردست اور کامیاب حملہ کیا۔ شہر پر زبردست بم باری کی گئی۔ رائٹر کا نامہ نگار ایک چار انجن والے بمبار میں سوار ساتھ تھا۔ اس کا بیان ہے کہ شہر میں جگہ جگہ آگ لگی ہوئی تھی۔ خصوصاً کارخانوں کے علاقہ میں سخت تباہی برپا کی گئی۔ یہ حملہ دشمن پر ایسی چوٹ تھی کہ شاید ایسی پہلے کبھی نہیں لگائی گئی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس حملہ کا اثر سارے ملک پر پڑے گا۔ ہمارے ۲۲ جہاز واپس نہ آ سکے۔ دشمن کے چند ہوائی جہازوں نے بھی کل انگلستان پر حملہ کیا۔ لنڈن کے وسطی علاقہ میں بھی چند بم لگے جس سے کچھ جگہ آگ لگ گئی۔ مگر اس پر جلدی قابو پا لیا گیا۔ آج پو پھٹنے کیوقت دشمن کے چند ہوائی جہازوں نے جنوب مشرقی علاقہ اور جزیرہ وائٹ پر حملہ کیا۔ لنڈن میں بھی ہوائی خطرہ کا الارم ہوا۔

ماسکو ۱۸ جنوری۔ وروینش سے کاکیشیا کے جنوب تک سارے محاذ پر روسیوں کو کامیابی ہو رہی ہے۔ ڈان کے وسطی علاقہ میں ایک اور روسی فوج پیشقدمی کر رہی ہے۔ آرماویر سے اسی میل کے فاصلہ پر ایک اور اہم شہر روسیوں کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ سٹالن گراڈ کے علاقہ میں گھری ہوئی جرمن فوج کے بچے کھچے سپاہیوں کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ روسی دشمن کو کسی مورچہ پر بھی دم لینے کی مہلت نہیں دیتے۔

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ آٹھویں فوج ٹریپولیٹنیا میں برابر دشمن کا پیچھا کر رہی ہے۔ جو برابر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اتحادی فوجیں اب ٹریپولی سے صرف ایک سو میل کے فاصلہ پر ہیں۔ اتحادی طیارے دشمن کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دشمن کی لاریوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ ٹریپولی پر بھی شدید حملہ کیا گیا۔ ٹیونیشیا کے مشرقی کنارے کے پاس دشمن کے دو جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ صرف پانچ طیارے واپس نہ آ سکے۔

فرانسیسی فوجوں نے جبل ابو الوحش کے علاقہ میں قیروان سے بیس میل دور بعض اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ فرانسیسی طیاروں نے دشمن کے ۲۸ ہوائی جہاز تباہ کر دئے۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ محکمہ بحر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کا ایک رسد بردار جہاز بحیرہ روم میں ٹریپولی کے شمال مغرب میں غرق کر دیا گیا۔ جو جنگی جہاز اسکی حفاظت کیلئے ساتھ تھے انہیں بھی نقصان پہنچایا گیا۔ بحیرہ روم میں اتحادیوں کی مضبوط پوزیشن کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۸ نومبر ۱۹۴۲ء سے ۸ جنوری تک ۱۷۰ جہاز شمالی افریقہ کی بندرگاہوں میں سامان اتار چکے ہیں۔ ان جہازوں کا مجموعی وزن ستر لاکھ ٹن ہے۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے نیو برٹن میں رباؤل کی بندرگاہ پر حملہ کر کے پانچ جاپانی جہازوں کو نقصان پہنچایا۔ گسماٹا کے ہوائی اڈہ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ سارا نندا کی جاپانی چھاؤنی کے پیچھے جو بڑی سڑک ہے اُسے بھی کاٹ دیا گیا ہے۔ مونڈا پر قبضہ کرنے کے لئے جو پندرہ ہزار جاپانی فوج اتری تھی۔ اس کے بچے کھچے سپاہی اب ایک کونے میں گھر گئے ہیں۔ دشمن کی مضبوط چوکیاں اب اتحادیوں کے قبضہ میں ہیں۔

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ بنگال گورنمنٹ صوبہ میں کھانے پینے کے انتظامات کی نگرانی کیلئے ایک نیا وزیر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ سنٹرل اسمبلی میں سر ضیاء الدین ایک ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں۔ کہ سپلائی اور سامان کی تیاری کے محکمے الگ الگ کر دئے جائیں۔ اور سپلائی کا مرکزی محکمہ محکمہ سپلائی کی نگرانی کے لئے ایک خاص سیکشن قائم کرے۔ ایک اور ممبر کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش کیا جا رہا ہے کہ سنٹرل اسمبلی کو توڑ دیا جائے۔ اور گورنر جنرل تمام اختیارات سنبھال لیں۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے سول ڈیفنس ممبر یہاں ایک کانفرنس اس سوال پر غور کرنے کے لئے منعقد کر رہے ہیں۔ کہ شہری دفاع کے کام میں عام لوگوں کی امداد کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔

دہلی ۱۶ جنوری۔ پولیس نے حوض قاضی کی گلی منڈوالی میں چھاپہ مار کر ایک مکان سے ڈائنامیٹ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ پکڑا ہے۔ اس میں ڈائنامیٹ کی دو صد سٹکس۔ سیفٹی فیوز اور بہت سی کیمیکل چیزیں شامل ہیں۔ اس سلسلے میں پولیس نے چالیس آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔

جن میں سے ایک کانگرسی وزارت کے ماتحت بہت ذمہ داری کے عہدے پر رہ چکا ہے۔ گرفتار شدگان کی اطلاع پر پولیس نے ایک اور مقام سے چند کاغذات کو بھی قبضہ میں لیا ہے۔ جنہیں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ ریزرو بنک آف انڈیا کلکتہ کے کرنسی آفیسر نے حکومت ہند کے کامرس ممبر کو ان کے خط کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ تانبے کے سکوں کی کمی کے سوال پر حکومت ہند غور و خوض کر رہی ہے۔ ملکی ٹکسالیں زیادہ سے زیادہ کام کر رہی ہیں اور اس وقت ریزرو بنک کے پاس ہر طرح کے چھوٹے سکوں کی کافی تعداد پہنچ رہی ہے۔ صرف تانبے کے سکے ان میں شامل نہیں ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ گورنمنٹ ہند نے اعلان جاری کیا ہے کہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مشرقی ہندوستان کے سمندر میں دیہاتیوں نے ایک سُرنگ کو جو تیرتی ہوئی ساحل پر آ گئی تھی۔ پکڑنے کی کوشش کی۔ پبلک کو خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ اس قسم کی کارروائی سے باز رہیں۔ کیونکہ سُرنگیں سخت قسم کے آتشگیر مادہ سے پُر ہوتی ہیں ان کو چھونے سے نقصان ہوتا ہے۔

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ آج واشنگٹن میں مقیم عراقی وزیر نے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل کے حوالے ایک مراسلہ کیا۔ جس میں انہیں اطلاع دی گئی تھی کہ عراق آدھی رات سے جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کے خلاف برسر جنگ ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا تھا۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے عراق کے گھریلو معاملات میں دخل دیا ہے۔ اور لوگوں کو کھلم کھلا بغاوت کرنے کی ترغیب دی ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ اتوار کی رات کو برطانی طیاروں نے برلن پر جو حملہ کیا۔ اس میں چار چار اور آٹھ آٹھ ہزار پونڈ کے بم گرائے گئے۔

ماسکو ۱۹ جنوری۔ روسی فوجوں نے لینن گراڈ کے گرد جرمن گھیرے کو توڑ دیا ہے۔ اور نو میل تک آگے نکل گئی ہیں۔ دریائے نیوا کے مشرق کی طرف حملہ کر کے انہوں نے جرمنوں کی صفوں کو توڑ ڈالا۔ یہ حملہ شروع ہوئے ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اور روسیوں نے سوشلبرگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے جولائی ۱۹۴۱ء میں یہ گھیرا ڈالا تھا۔ اور ۱۱ ستمبر ۱۹۴۱ء کو جرمن ہائی کمانڈ نے کہا تھا۔ کہ شہر پر جرمن فوجیں بہت جلد قبضہ کر لیں گی۔ جنوبی روس میں روسیوں نے دریائے ڈانیز کو پار کر کے وروشیلوف گراڈ ریلوے لائن کے ایک اہم سٹیشن کامنسی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب اس شہر میں لڑائی ہو رہی ہے۔ روسیوں نے ایک اور دریا مانش کو بھی پار کر لیا ہے۔ ورونیش کے حملہ سے اب تک ۱۳ ہزار جرمن سپاہی قید کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ٹریپولیٹنیا میں ساٹھ ستر میل لمبے محاذ پر دشمن کے دستوں سے جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ آٹھویں فوج مسراتہ کی بندرگاہ کو پیچھے چھوڑ کر دشمن کا تعاقب کر رہی ہے۔ ٹیونیشیا میں بارشوں کی وجہ سے لڑائی بند ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ بحیرہ روم میں برطانی آبدوزوں نے دشمن کے پانچ جہاز غرق کر دئے۔ جو شمالی افریقہ میں اپنی فوجوں کے لئے سامان لے جا رہے تھے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ برطانی طیاروں نے کل رات فرانس۔ بلجیم اور ہالینڈ میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں ...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر